تاجدار دکن زندہ باد

مؤلفہ

حضرت الحاج مولانا محمد عبدالحامد صاحب قادری معینی بدایونی مدظلہ العالی

جس میں

سلطنت آصفیہ کے عدل وانصاف مذہبی رواداریوں پر
اعداد وشمار سے بحث کی گئی ہے

اور

مہاسبھا وآریوں کے غلط پروپیگنڈہ کا ناقابلِ تردید ثبوت پیش کیا گیا ہے

محمد عابد القادری البدایونی مہتمم دار التصنیف نے

دار التصنیف مولوی محلہ بدایوں یو۔پی

سے شایع کیا

تعداد اشاعت ایک ہزار جلد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جن لوگوں نے سلطنتِ آصفیہ کے اس دورِ جدید کا جو اعلیٰحضرت نواب میر عثمان علی خاں تاجدار دکن کی حیاتِ مبارکہ سے متعلق ہے حقائق و شواہد کی روشنی میں مطالعہ کیا ہے وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ محیطِ ہند میں صرف سلطنت آصفیہ ہی وہ واحد سلطنت ہے جس میں ہر قوم و ملت کے حقوق کلیتہً محفوظ ہیں۔ اعلیٰحضرت فرمانروائے دکن نے کسی وقت بھی عصبیت کو اپنی مملکت میں نہیں پھیلنے دیا۔

اس دورِ انقلاب میں بلا خوفِ تردید کہا جا سکتا ہے کہ اعلیٰحضرت شہریارِ دکن آج سے بیس سال قبل جو اصلاحات سلطنت میں نافذ فرما چکے ہیں وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے برٹش انڈیا میں بھی حاصل نہیں۔

کانگریسی حکومتیں نازاں ہیں کہ انھوں نے کاشتکاروں کو حقوق کی آزادی دی مگر سلطنتِ آصفیہ اپنی غریب رعایا کے ساتھ از روئے قوانین جو اصلاحات عطا کر چکی ہے وہ صوبجاتی حکومتوں کو ہنوز میسر نہیں۔

قلمروئے دکن میں شاہِ دکن کی نگاہِ عطوفت و کرم جس طرح مسلمانوں پر پڑتی ہے اس سے زائد دوسری اقوام اور ملتیں بھی اس کی فیض پاشیوں سے مالامال ہوتی رہتی ہیں۔

ادارہ جات کے علاوہ آئے دن سلطنتِ آصفیہ ہندوستان کے ہندو اداروں کو نقد عطیات دیتی رہتی ہے حال ہی میں بنارس یونیورسٹی کو ایک لاکھ کی رقم شاہانہ کا دیا جانا

اور رابندر گھوش اور ڈاکٹر ٹیگور کے اداروں کو شاہانہ عطیات مرحمت فرمانا کیا تعصبی کی دلیل نہیں ہے؟

دکن کی رعایا ہمیشہ سے نہایت آزادی کے ساتھ اپنے حقوق و مراسم ادا کرتی رہی ہے۔ کچھ عرصہ سے مہا سبھائی اور آریہ سماجی افراد نے باہر سے جاکر منظم سازشوں کے ساتھ حدود ریاست میں فتنہ و فساد کی تحریکات شروع کردیں اور ہر قسم کا غلط اور مکروہ پروپیگنڈا جاری کردیا۔

ہم ذیل میں وہ اعداد و شمار اور تاریخی حالات درج کرتے ہیں جو سرکار آصفیہ کی طرف سے وقتاً فوقتاً شایع ہوتے رہے ہیں۔ اور محکمہ جات سرکاری کے کاغذات سے اخذ کیے گئے ہیں جن کے پڑھنے کے بعد ہر منصف مزاج فیصلہ کرسکے گا کہ آریہ سماج اور مہا سبھا کے پروپیگنڈہ کی کہاں تک اصلیت ہے۔

جمہوریت کا تاریخی فرمان مبارک

آریہ سماج منجملہ دیگر امور کے یہ بھی پروپیگنڈا کر رہی ہے کہ سلطنت آصفیہ میں ہندوں کے حقوق فنا کردیے گئے ہیں اور اس سلسلہ میں بے پناہ مظالم کیئے جارہے ہیں کسی قسم کی آزادی حاصل نہیں۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اعلیحضرت کے تاریخی فرمان جمہوریت کو لفظاً لفظاً نقل کردیا جائے۔

جمہوریت کا افتتاح

اعلحضرت نے ۱۲ نومبر ۱۹۱۹ء کو قصر شاہی میں ایک دربار منعقد کرکے اگزیکیوٹو کونسل "(مجلس انتظامیہ) کی رسم افتتاح انجام دی دربار میں تمام سربرآوردہ اور جلیل القدر مشیران سلطنت و ریزیڈنٹ موجود تھے اس موقع پر تاجدار دکن نے ارشاد فرمایا:

"آج کا دربار اس لئے منعقد کیا گیا ہے کہ ہماری حکومت کی تاریخ میں ایک اہم واقعہ کی یادگار رہے. غالباً آپ بزرگوں کو معلوم ہوگا کہ اصل میں اس ملک کی حکومت کا طریقہ خودسرانہ رہا ہے. فقط ایک وزیر اعظم ہوتا تھا یہ تاریخی واقعہ ہے کہ چند قابل عزت و احترام وزراء عظام کے سوا جتنے وزیر اعظم تھے اُن سب کی پالیسی یہی رہی کہ جن فرمان رواؤں کے وہ ملازم تھے، جن کی رعایا تھے، اور جس سلطنت کے نمکخوار تھے ہمیشہ اُس کی بیخ کنی کی فکر میں رہے سرکاری محافظ خانہ ان بے قاعدگیوں کی مثالوں سے بھرا پڑا ہے ان بے قاعدگیوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ آپس میں اختلاف ہوگیا اور نظام سلطنت میں فرق آگیا جو رفاہ عام کے حق میں مضر ہے. اس نظم و نسق کی خامی کا پتہ یوں چلا کہ لوگوں کے دلوں میں خلاف آئین اور ناجائز طریقوں سے اقتدار حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوگیا اور یکے بعد دیگرے وزراء نے کچھ اپنے طور پر اصلاحات کیں میرے پدر بزرگوار نے سرسالار جنگ اول کی وفات کے بعد سلطنت کے نظم و نسق کو پورے طور پر بدلنے کا اچھی طرح تجربہ کیا اور اُن کو خرابی نظم و نسق کا حال کھلا جس سے وہ بہت متاثر ہوئے آخر میں مجبور ہوکر ۱۸۹۳ء میں قانونچہ مبارک شایع کیا

جس میں اُنھوں نے وزیرِ اعظم اور اُن کے اسسٹنٹوں کے اختیارات اور ذمہ داریوں
کی حدیں مقرر کیں۔ اس کے بعد درستی نظم و نسق کی مزید کوشش یہ کی کہ قانونچہ کے قواعد
شایع کیے گئے۔

جب میں تخت نشین ہوا اور میں نے اپنی حکومت کے نظم و نسق کی جانچ پڑتال
کی تو مجھے یقین ہو گیا کہ جب تک گورنمنٹ میں سراسر تغیر نہ کیا جائے یہ سب خامیاں رفع
نہیں ہو سکتیں۔ میں نے نہایت محنت اور دماغ سوزی سے غور و فکر کرنے کے بعد یہ طے کیا
کہ تمام نظم و نسق کا بار براہ راست اپنے ہاتھ میں لوں، وزیرِ اعظم کی استعانت کا محتاج
نہ ہوں۔ پانچ سال تک میں محنت شاقہ کرتا رہا اور اُن تدابیر و قواعد کو ہمیشہ ملحوظ خاطر
رکھا کہ جن میں میری عزیز رعایا کی فلاح و بہبود کا یقین تھا کیونکہ رعایا کی خوشنودی و
ترقی کا مجھے اس حد تک خیال ہے جتنا
کسی باپ کو اپنی اولاد کے ساتھ ہو سکتا ہے

انتظامِ حکومت پر جب میں نے بذاتِ خود غائر نظر ڈالی تو مجھے تجربہ ہوا کہ
موجودہ طریقہ سرکار کو بھی بدل دینے کی ضرورت ہے، زمانہ بدل گیا، نئی زندگی کی پیچیدگیاں
بڑھتی جاتی ہیں، مشرق میں نئے نئے پولیٹکل احساسات پیدا ہو گئے ہیں ان باتوں
کے علاوہ میری حکومت کے خارجی تعلقات نے مجھ پر کچھ ایسا بار ڈالا ہے کہ مجھے جلد
سے جلد اس بارِ گراں سے ایک معقول حد تک سبکدوش ہونے کی ضرورت ہے۔ میرے
نزدیک یہ غیر ممکن معلوم ہوا کہ پھر وہی پرانا انتظام کیا جائے جو برابر غیر مفید ثابت ہو
لہذا میں نے بعد غور و فکر یہ طے کیا کہ اپنی گورنمنٹ کی ایک نئی صورت قائم کر دوں جسکی

انتظامی قابلیت پختہ ہو اور آئندہ مزید ترقی کا یقین ہوسکے۔

ہر جگہ تجربہ سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ کونسل کے ذریعہ تمام انتظامات حکومت کرنا اکثر اعتبار سے مفید ہے۔ بجائے اس کے کہ کسی ایک افسر (خواہ وہ کتنا ہی عالی دماغ کیوں نہو) کے ہاتھ میں دے دیا جائے لہذا میری دلی تمنا ہے کہ میں اپنی رعایا کے لیئے یہ فوائد بہم پہونچاؤں اس مقصد پر نظر رکھ کر میں نے ایک ایکزیکیٹو کونسل قایم کی ہے

جس کا بذریعہ فرمان آج اعلان کیا گیا ہے

جس کا ایک صدر ہوگا. سات ممبر ہوں گے اور ایک غیر معمولی ہوگا اور اس کے ماتحت کوئی صیغہ نہ ہوگا۔

نہایت سوچ سمجھے قوانین بنائے گئے ہیں جن کے مطابق کونسل کے صدر کے اور ممبروں کے اختیارات بتائے گئے ہیں اور اُن کی ذمہ داریاں بحیثیت مجموعی اور بحیثیتِ انفرادی مقرر کردی گئی ہیں۔ اس کے ارکان جو مقرر ہوئے ہیں وہ نہایت احتیاط و ہوشیاری کے ساتھ منتخب کیئے گئے ہیں۔ یہ سب حضرات اعلےٰ درجہ کی قابلیت اور اعلیٰ درجہ کا تجربہ رکھتے ہیں اس کے صدر سر علی امام نے جن کے تعارف کرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ برٹش انڈیا کی حکومت میں جو آپ نے خدمتیں کی ہیں وہ اور اُن کے کارنامے سب جانتے ہیں اس طور پر جو کونسل بنائی جائے گی یقیناً انتظامِ حکومت کی تمام شاخوں کو مضبوط کردے گی اور ریاست کے اہم سے اہم مسائل میں اپنی صائب رائے دے گی۔ وہ مسائل جو محض میرے حد اختیار میں ہیں یہ کونسل اتحاد عمل کے ذریعہ سے

اجزائے انتظامی کو ایک دوسرے سے پیوستہ کردے گی جس کا نتیجہ ہماری رعایا کے حق میں نہایت مفید ثابت ہوگا۔

تعلیم کی اشاعت، اقتصادی ذرائع کی ترقی۔ تجارتی و صنعتی کاروبار کی ترقی قانون حفظ صحتِ عامہ کی ترقی پائے ہوئے قاعدے جاری کرنا۔ سڑکیں نکالنا اور دیگر رسل و رسائل کے سلسلے قایم کرنا۔ اُن کے علاوہ بہت سے اور مسائل ہیں جن کے حل کرنے کی ضرورت ہے۔ ان معاملات میں اور نیز اندرونی اصلاحات کے معاملہ میں کونسل جو کام کرے گی وہ ان معاملات سے کم گرانقدر نہ ہونگے۔

ہماری گورنمنٹ اور گورنمنٹ آف انڈیا سے ہمارے تعلقات اسی دوستانہ طریقہ پر قایم ہیں جیسے پہلے تھے جب سے ہندوستان میں برطانوی حکومت قایم ہوئی ہو اُس وقت سے آج تک ہمارے گھرانے اور برٹش انڈیا کے درمیان دوستانہ اور وفادارانہ مراسم قایم رہے ہیں۔

کبھی اُس کے خلاف کوئی امر ظہور میں نہیں آیا۔ ایک نہیں کئی بار ایسے نازک واقعے پیش آچکے ہیں کہ آصف جاہی تیغ نے برٹش گورنمنٹ کی عزت وسلامتی کے لیئے حفاظت کی ہے۔ میں نے بھی اس عالمگیر جنگ کے زمانے میں برٹش حکومت کو جو چندے دیئے ہیں وہ سب کو معلوم ہیں ذکر کرنے کی ضرورت نہیں لہذا اس کونسل کو معقول موقعہ ملے گا کہ وہ صوبہ برار کے واپس کرنے کے مسئلہ پر غور کرے کیونکہ یہ مسئلہ اہم ترین ہے۔ یہ صوبہ میری حکومت کا ایک جزو ہے میں اس صوبہ کے متعلق جو اپنا حق جتاتا ہوں وہ بالکل انصاف پر مبنی ہے اور یہ تصور نہیں کیا جاسکتا کہ اگر غور کیا جائے تو میرا یہ مطالبہ

مسترد کر دیا جائے گا لہذا میں نہایت شوق و اضطراب کے ساتھ اس اہم ترین مسئلہ پر اس کونسل کے مشورہ کا انتظار کروں گا میں اپنے تمام امرا و حکام ، جاگیرداران اور اپنی رعایا کے سامنے اس نئی کونسل کو پیش کرتا ہوں اور نہایت شوق سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ نہایت صدق دل سے اس کونسل کی حمایت کریں اور وفادارانہ طریق پر اس کی مدد کریں کوئی انسٹی ٹیوشن اپنے فرایض پورے طور پر انجام نہیں دے سکتی تا وقتیکہ قواعد کی پورے طور پر سختی سے پابندی نہ کی جائے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں سر علی امام اور مشیروں کی کامیابی کی دعا کرتا ہوں تاکہ ان حضرات کو جو خدمات تفویض کی گئی ہیں انھیں کما حقہ انجام دے سکیں "

مجلس قوانین کی توسیع

اعلحضرت حضور نظام نے باب حکومت (اگزیکیٹو کونسل) قایم فرما کر اپنی جمہور نوازی کا اعلیٰ ثبوت بہم پہونچایا اس کو اعلیٰ حضرت نے مجلس وضع قوانین کی توسیع سے اور بھی تقویت دی اور اس نظام کو از خود بغیر رعایا کے مطالبہ کے قایم فرمایا ۔ اس اصول کے ماتحت تاجدار دکن نے قدم قدم پر ہر قوم و ملت کے حقوق کا پوری طرح خیال رکھتے ہوئے اصلاحات جاری فرمائیں ۔

معابد و مناور کی تجدید و توسیع کے لیے

گرانقدر امدادیں ۔ قابل غور اعداد و شمار

اکتوبر ۱۹۱۶ء میں حیدرآباد میں مندروں کی تعداد ۳۰۳۵ تھی جن میں ۱۱۰ نئے تعمیر شدہ بھی شامل تھے اس کے علاوہ ۱۰۹ کی مرمت ہوئی ۱۶ مندروں کا براہ راست

انتظام محکمۂ امور مذہبی کے ہاتھ میں تھا اور اب تک ہے جس سے اہل ہنود خوش و خرم ہیں۔
جولائی ۱۹۱۷ء میں چار مساجد اور چار مندر اور ۲۰ گرجوں کی تعمیر کے احکام نافذ ہوئے۔

۱۲۰ مندر کی ترمیم اور ڈ گرجوں کی مرمت کا کام حکومت نے اپنے ہاتھ میں لیا

بے تعصبی کے عدیم المثال واقعات!

موسیٰ ندی کے کنارے عدالت العالیہ اور شفا خانے کی عمارتوں میں منہدم شدہ کھنڈروں پر نئے مندر تعمیر کرا دیئے گئے ہیں شہر کی آرائش کے سلسلہ میں اگر کوئی دیول آگیا ہے تو اُسے ہندوؤں کے مذہبی احکام کے مطابق دوسری جگہ منتقل کیا گیا اور نیا دیول بنایا گیا۔

ویکاجی کے رسٹا ران کے سامنے عالی جناب نواب افسر جنگ بہادر کمانڈر اعظم افواج دولتِ آصفیہ نے مسجد تعمیر کرانی شروع کی مسجد کے نزدیک ہی ایک چھوٹا سا دیول بھی تھا مسجد کی عمارت تیار ہو چکی تھی اوپر کے گنبد بننے باقی تھے کہ حکومت کی طرف سے احکام امتناعی صادر ہو گئے اور کمانڈر اعظم نے تعمیر بند کر دی۔ آج کل اس عمارت میں مدرسہ دینیات قایم ہے۔

ناندیر کے مقام پر ایک مسلمان فقیر گوردوارہ کی زمین پر دفن کر دیا گیا تھا اُس کی نعش کو دوسری جگہ منتقل کرنا اور گوردوارہ کی زمین کو مسلمانوں کے تصرف سے محفوظ کر دینا اعلیحضرت کی رواداری اور انصاف کی بین دلیل نہیں ہے۔

کیا ہندوستان کی کوئی ریاست یا برطانوی ہند کا کوئی حصہ اس قسم کی مثالیں پیش کرسکتا ہے۔

اس کے بالمقابل مسجد شہید گنج کے انہدام اور مسلمانان ہندوستان کے مسلسل ایجی ٹیشن کا جو حشر ہوا وہ اہل نظر سے پوشیدہ نہیں فرقہ وارانہ ہنگاموں میں مساجد کی جو بے حرمتیاں ہورہی ہیں اور اُن پر حکومتیں صامت وساکت ہوجاتی ہیں اُن کا حال سب پر ظاہر ہوچکا ہے۔

ریاست جے پور میں ۲۰ سال سے مسلمان اپنی مسجد جامع کا دروازہ (جو بہت مختصر ہے) وسیع کرنا چاہتے ہیں اور پُرامن طور پر مسلسل جد وجہد کرتے رہے ہیں مگر غریب مسلمانوں کو دروازہ اُٹھانے کی بھی اجازت نہیں بلکہ اُن پر گولیاں چلائی گئیں

سلطنتِ آصفیہ میں دھرم شالوں مندروں کی معاشیں اور جاگیریں

نام موضع	معاش نقدی			معاش آراضی		تعداد جاگیرات
	روپیہ	آنہ	پائی	گھٹہ	ایکڑ	
اورنگ آباد	۱۲۸۰۹	۳	۷	۳۱	۲۰۷۸۶	۲۰
پربھنی	۵۳۳۰	۴	۱	۱۵	۱۶۷۱۸	۹

نام موضع	معاش نقدی: روپیہ	آنہ	پائی	معاش اراضی: ایکڑ	گنٹھ	تعداد جاگیرات
بیڑ	۵۰۳۵	۱۵	۱۰	۲۵۲۳۹	۴	۷
ناندیڑ	۲۷۱۲	۱۱	۰	۸۳۵۴	۱۴	۹
گلبرگہ شریف	۵۷۸۷	۱	۹	۳۱۷۹۴	۸	۱۱
رائچور	۱۲۸۰	۱۳	۷	۴۹۸۴۲	۲۷	۶
بیدر	۱۳۲۹	۸	۵	۳۵۲۲	۲۲	۳
عثمان آباد	۲۲۶۱	۱۵	۳	۱۱۴۱۶	۶	۸
ورنگل	۱۲۲۶	۶	۳	۳۵۳۸	۲۵	۳
کریم نگر	۲۲۵۴	۷	۰	۳۳۳۳	۳	۳ ½
آصف آباد	۳۹۲۳	۱۳	۰	۳۳۸۰	۲۲	۱۵
میدک	۳۹۶۹	۳	۹	۲۵۲۷	۱۹	۷
نظام آباد	۱۶۸۹	۲	۶	۶۰۳۴	۳۱	۱۴
محبوب نگر	۳۶۷۴	۱۴	۰	۸۸۴۸	۱۵	۱
نلگنڈہ	۲۱۴۴	۰	۰	۶۴۸۸	۲۴	
	میزان			میزان		میزان
	۵۲۳۵۸ روپے			۲۰۱۹۵۷	۳	۱۱۶ ¼

جن غیر مسلم مذہبی اداروں کو امداد دی جاتی ہے اُن کا نقشہ

نام موضع یا ضلع	تعداد غیر مسلم	نام موضع یا ضلع	تعداد غیر مسلم	
اورنگ آباد	۹۸۴	میدک	۳۶۴	
بیڑ	۵۶۷	محبوب نگر	۵۰۴	اس کے مقابلہ میں مسلم ادارت کی تعداد جن کو سرکاری امداد ملتی ہے کل مملکت سرکار آصفیہ میں صرف ۴۸۹۸ ہے
گلبرگہ	۲۲۸۱		کل میزان	
بیدر	۳۹۵		۱۱۳۵۶	
ورنگل	۳۱۵			
آصف آباد	۱۶۴			
نظام آباد	۸۱۴			
نلگنڈہ	۵۶۰			
پربھنی	۵۰۵			
نانڈیڑ	۶۵۳			
رائچور	۲۶۳۵			
عثمان آباد	۲۷۲			
کریم نگر	۳۴۳			

خدماتِ شرعیہ اسلامیہ کی معاشیں

جو مساجد خانقاہوں، عرس کے لیئے ہیں مگر انتظام ہندوؤں کے متعلق ہے

نام صوبہ	تعداد مواضعات	تعداد بیگہ	تعداد گنٹھہ	تعداد ایکڑ	نقد روپیہ (پائی - آنہ - روپیہ)
گلبرگہ شریف	۲۵ موضعات	۲۰	۳۷۱	۲۴۱	۵ - ۱ - ۸
اورنگ آباد	۷۷ ″	۰	۱۴۶	۳۳۹	۹ - ۸ - ۴۳۰
ورنگل	۴ ″	×	۶۰	۱۱	×
صوبہ میدک	۱۲ ″	۶	۱۶۲	۲۶	۹ - ۱۰ - ۱۴
	میزان ۱۱۸	میزان ۲۶	میزان ۷۳۹	میزان ۶۱۷	میزان ۱۱ - ۴ - ۴۵۳

غیر مسلم معاش یابان مذہبی

مدارج	ہندو	مسلمان
جنکی سالانہ یافت ۵۰ روپیہ سے ۱۰۰ روپے تک ہے	۶۳۶	۴۱۴
″ ″ ۱۰۰ ″ ۲۰۰ ″	۲۸۲	۲۹۸
″ ″ ۲۰۰ ″ ۲۵۰ ″	۴۲	۴۱
″ ″ ۲۵۰ ″ ۳۰۰ ″	۳۰	۳۰
″ ″ ۳۰۰ ″ ۴۰۰ ″	۴۰	۴۰
″ ″ ۴۰۰ ″ ۵۰۰ ″	۲۵	۱۷
″ ″ ۵۰۰ ″ زائد	۱۰۱	۷۶
میزان	۱۱۵۶	۸۸۶

غیر مسلم منصبداران اضلاع

جن کی سالانہ یافت ۱۲۰۰ روپیہ تک ہے ۱۳۴۹

غیر مسلم منصبداران و وظیفہ خواران بلدہ

جن کی آمدنی ۵۸۳۱۶ روپے ہے ۱۶۸۵

غیر مسلم وظیفہ خواران صرف خاص

جن کی آمدنی ۲۰۰ روپے سے لے کر ۵۰۰ روپیہ تک ہے ۲۰۳۵

غیر مسلم معاش یابان صرف خاص

جن کی سالانہ آمدنی ۵۰ روپیہ سے ۵۰۰ روپیہ تک ہے ۸۵۲

غیر مسلم معاش یابان

علاقہ جاگیرات

جن کی آمدنی ۵۰ روپیہ سے ۵۰۰ روپیہ تک ہے ۳۰۴

غیر مسلم پٹہ داران واجارہ داران

مدارج	ہندو	مسلمان	دیگر اقوام
جو ایکروپیہ سے ۵۰ تک سالانہ محاصل ادا کرتے ہیں	۷۶۷۷۵۶	۵۱۱۲۳	۱۵۰۹۷
" ۵۰ سے ۱۰۰ تک " " "	۶۵۱۰۳	۴۰۱۵	۲۹۵
" ۱۰۰ " ۲۵۰ " "	۱۲۸۲۵	۷۹۷	۷۲
" ۱۵۰ " ۳۰۰ " "	۷۰۶۳	۴۳۸	۳۵
" ۳۰۰ " ۵۰۰ " "	۶۶۵۸	۴۲۹	۱۸
" ۴۰۰ " ۵۰۰ " "	۳۴۹۹	۳۲۲	۲۶
" ۵۰۰ " زائد	۴۹۶۸	۳۷۹	۱۸
	میزان	میزان	میزان
	۱۰۰۶۳۷۵	۶۷۲۱۷	۱۶۹۳۸

غیر مسلم انعام داران

مدارج	ہندو	مسلمان	دیگر اقوام
جو ایکروپیہ سے ۵۰ تک سالانہ معاش پاتے ہیں	۶۱۸۰۵	۹۱۰۶	۱۴۲۸
" ۵۰ سے ۱۰۰ تک "	۴۸۶۵	۱۰۸۷	۳۶
" ۱۰۰ " ۲۰۰ تک "	۲۰۰۲	۶۰۸	۱۲
" ۲۰۰ " ۲۵۰ تک "	۴۰۸	۱۹۰	
" ۳۰۰ " ۴۰۰ تک "	۲۳۲	۸۳	۱
" ۴۰۰ " ۵۰۰ تک "	۱۵۵	۹۰	۱
" ۵۰۰ سے زائد "	۶۸۳	۱۷۶	۱
	میزان	میزان	میزان
	۷۰۳۸۲	۱۱۳۵۴	۱۴۷۹
	٦٠١١	١١٢٥	

غیر مسلم رسوم داران

مدارج	ہندو	مسلمان
جو ایک روپیہ سے ۵۰ تک سالانہ رسوم پاتے ہیں	۱۴۶۶	۱۰۲
" ۵۰ سے ۱۰۰ تک " "	۶۰۸	۳۳
" ۱۰۰ " ۲۰۰ تک " "	۵۳۵	۱۹
" ۲۰۰ " ۲۵۰ تک " "	۱۲۸	۳
" ۲۵۰ " ۳۰۰ تک " "	۱۰۰	۵
" ۳۰۰ " ۴۰۰ تک " "	۱۲۸	۷
" ۴۰۰ " ۵۰۰ تک " "	۷۵	۴
" ۵۰۰ " زائد " "	۳۱۱	۲۴
میزان	۳۳۵۱	۱۹۷

ہندو ملازمین محکمہ پولیس فوج

مدارج	ہندو	دیگر اقوام
جو ۳۰۰ سے ۶۰۰ تک سالانہ تنخواہ پاتے ہیں	۵۴۰	۱۲
" ۶۰۰ سے ۹۰۰ تک " "	۷۲	۴
" ۹۰۰ سے ۱۲۰۰ تک " "	۳۸	۰
" ۱۲۰۰ سے ۱۵۰۰ تک " "	۲۵	۶
" ۱۵۰۰ سے ۱۸۰۰ تک " "	۱۱	۳
" ۱۸۰۰ سے ۲۴۰۰ تک " "	۱۱	۹
" ۲۴۰۰ سے ۳۰۰۰ تک " "	۳	۰
" ۳۰۰۰ سے ۳۶۰۰ تک " "	۴	۲
" ۳۶۰۰ سے ۴۲۰۰ تک " "	۱	۱
" ۴۲۰۰ سے ۵۰۰۰ تک " "	۶	۱
" ۵۰۰۰ سے زائد " "	۸	۱۱
میزان	۷۱۹	۵۳

ہندو ملازمین سول

مدارج	ہندو	دیگر اقوام
جو ۳۰۰ روپیہ سے ۹۰۰ تک سالانہ تنخواہ پاتے ہیں	۱۸۸۴	۷۱
،، ۹۰۰ سے ۱۲۰۰ تک ،، ،، ،،	۲۱۷	۳۰
،، ۱۲۰۰ سے ۱۵۰۰ تک ،، ،، ،،	۸۱	۱۵
،، ۱۵۰۰ سے ۱۸۰۰ تک ،، ،، ،،	۸۵	۲۶
،، ۱۸۰۰ سے ۲۴۰۰ تک ،، ،، ،،	۴۴	۱۹
،، ۲۴۰۰ سے ۳۰۰۰ تک ،، ،، ،،	۲۷	۹
،، ۳۰۰۰ سے ۳۶۰۰ تک ،، ،، ،،	۳۳	۲۲
،، ۴۲۰۰ سے ۵۰۰۰ تک ،، ،، ،،	۹	۱۱
،، ۵۰۰۰ سے زائد ،، ،، ،،	۵۱	۳۹
میزان	۲۴۳۹	۲۸۴

گوشوارہ مالکانِ کارخانہ جات

مدارج	ہندو	مسلمان	دیگر اقوام
جن کا سرمایہ زیر استعمال ۱۰۰ سے ۵۰۰ تک ہے	۱۵۸	۳۸	۴۳
″ ۵۰۰ سے ۱۰۰۰ تک ہے	۱۳۹	۱۹	۴۳
″ ۱۰۰۰ سے ۲۰۰۰ تک ہے	۱۳۲	۱۵	۴۲
″ ۲۰۰۰ سے ۳۰۰۰ تک ہے	۱۱۴	۱۳	۳۸
″ ۳۰۰۰ سے ۴۰۰۰ تک ہے	۹۱	۱۳	۳۶
″ ۴۰۰۰ سے ۵۰۰۰ تک ہے	۷۸	۱۳	۳۳
″ ۵۰۰۰ سے ۱۰۰۰۰ تک ہے	۶۴	۹	۲۵
″ ۱۰۰۰۰ سے زائد	۳۷	۴	۱۸
میزان	۸۱۳	۱۲۴	۲۷۸

ہندو وکلا و بیرسٹران ۱۴۷
ایڈوکیٹ صاحبان ۱۰

بار ایسوسی ایشن کے عہدہ داران

پنڈت کشور راؤ صاحب	صدر
پنڈت سری پت راؤ	سکریٹری
پنڈت رامچندر راؤ	خزانچی

بار کونسل

پنڈت سری نواس راؤ شرما	صدر
پنڈت منوہر سنگھ	خزانچی

حیدرآباد چیمبر آف کامرس

راجہ مکنداس بھگوان داس	صدر
لکشمی نراین رام گوپال	نائب صدر
مسٹر ہرمزجی	سکریٹری

اس شعبہ کے اراکین وغیرہ میں کلیتہً ہندوؤں کی اکثریت ہے

انجمن ساہوکاران

راجہ منبی لال	صدر
مکنداس	سکریٹری

اس انجمن میں بھی اکثر و بیشتر ہندو ہی ہیں

وہ ہندو جاگیرداران جن کی آمدنی ایک لاکھ روپیہ سالانہ سے زیادہ ہے

مدارج	تعداد		
۵۰۰۰۰ سے ایک لاکھ تک	۴	۴۰۰۰ سے ۸۰۰۰ تک	۹۶
ایک لاکھ سے زیادہ	۶	۱۰۰۰ سے ۴۰۰۰ تک	۲۵۴
۲۵۰۰۰ سے ۵۰۰۰۰ تک	۱۸	۵۰۰ سے ۱۰۰۰ تک	۱۱۱
۱۲۰۰۰ سے ۲۵۰۰۰ تک	۱۴	۵۰۰ سے کم	۱۰۴
۸۰۰۰ سے ۱۲۰۰۰ تک	۲۲	میزان	۵۹۹

ہندو عہدہ داران مقیم بلدہ

پرمیشور آئر	رجسٹرار	نارائن راؤ	افسر شاخ تدوین
وینکٹ راؤ داتار	نائب معتمد فینانس	بھیم رائے	مددگار معتمد
سی.پی. تاراپوروالا	مددگار معتمد فینانس	راجہ دھرم کرن	"
ای.پرمیشور آئر	پرسنل اسسٹنٹ صدر المہام فینانس	اگینا تھ پرشاد	لوکل فنڈ
ای.وی سریواسم	رجسٹرار	سی.بی. تاراپوروالا	مددگار فینانس
اے ایا آئر	رجسٹرار شاخ ریلوے		

انجینری

سی سی پال نائب چیف انجینیر تعمیرات
ایم ڈی گاڈگل مددگار چیف انجینیر
جی پرتھا سارتھی نائیڈو سب انجینیر
کال کنڈ ریکر ״

ڈریپج

رام کشن راؤ رجسٹرار

حرفت و تجارت

پی وی جیا راؤ رجسٹرار

فینانس

شنکر پرشاد نائب صدر محاسب
ٹی پی ونکٹ چاری مددگار ״
وتاتری وشنو ״
سری نواسم آڈیٹر ریلوے
سی پی تاراپور والا مددگار فینانس
ہنمنتھ راؤ مہتمم خزانہ عامرہ
ہرکشن چند مددگار صدر محاسب
دیوراج نائیڈو ״

دل سکھ رام مددگار صدر محاسب
دمودھر ریڈی ״
لکشمی نرائن گپتا زائد مددگار محاسب
رام پرتاب خزانہ دار عامرہ

دار الضرب وغیرہ

پی بی چنائی جنرل اسسٹنٹ ناظم دار الضرب
کے ایس نائک صدر ناظم خزانہ دار
ایس آر گورشنکر نائب مددگار
بی سندر راج انجینیر برقی
وی کشن راؤ ״
اے رتناپتی رجسٹرار

ریلوے

جہانگیر جی بہمن کنٹرولنگ افسر
رانچھور داس مددگار

آبکاری

ایس ایم بہروچہ ناظم آبکاری
پی رنگا ریڈی تعلقدار بلدہ
وی رنگا ریڈی ״

بی این گرو ڑا چاری آبکاری

زراعت

آر کے بھڑے ایگانک پانسٹ

ایس۔ ایم رام راؤ معالج مویشی

سررشتہ تجارت وحرفت

جی کے بھگوان مددگار

رگھو بر سہائے مہتمم

کنورکشن سنگھ مہتمم رنگ سازی

پی ڈی ریڈی مہتمم مدرسہ حرفت

جی کے بھگوان مددگار

رگھوبر سہائے مہتمم

ڈی ان تیالا سینیر کیمسٹ

ایس آر بھاٹے "

رام لنگا ریڈی فیکٹری انسپکٹر

ہائی کورٹ

پنڈت کیرراؤ راجہ جج ہائی کورٹ

راے بشیشر ناتھ "

دامودر ریڈی وکیل سرکار

سررشتہ مالگذاری

نرائن راؤ نائب معتمد سررشتہ مالگذاری

کوتوالی

وکیٹ راما ریڈی

ایس این ریڈی نائب کوتوال

کوتوالی اضلاع

منوہر لعل نائب صدر ناظم

راجہ اقبال چند مددگار صدر ناظم

دھرم راؤ چترویدی نائب مددگار

آرسی آئنگر پرنسپل ٹریننگ اسکول

گونڈہ ریڈی مہتمم قصبہ پولیس

نریندر پرشاد پائیگاہ

گورن دت لعل "

تعلیمات

نرسنگھ راؤ دویم مددگار تعلیمات

ستیہ نرائن راؤ مددگار مہتمم مدارس

سردار بلدیو سنگھ مترجم سائنس

کشن چند پروفیسر ریاضی

آر سبا راؤ مددگار پروفیسر تلنگی
ٹی آر رام راؤ مددگار پروفیسر کیمسٹری
گنیش جی دھریشور مددگار پروفیسر سنسکرت
شیو موہن لال مددگار پروفیسر فلسفہ
ایس ڈی رام چندرن " انگریزی
سیتا رام راؤ ڈیمانسٹریٹر
ارونچل شاستری پروفیسر ریاضیات
ایس ہنمنتہ راؤ پروفیسر تاریخ
رام راؤ پرواٹھکر " کیمیا
جے سی کامیشور راؤ مددگار پروفیسر معاشیات
آر کرشنا مورتی " " ریاضیات
رامانرسو منصرم مددگار " معاشیات
آر وی سوامایا " " "
ایس کے راگھولو " " "
ایس بسویور کیمیا

عثمانیہ میڈیکل کالج

وامن شنکر پروفیسر علم الادویہ
ست نراین پرشاد فزیالوجی

آر این اٹھیانکر ڈیمانسٹریٹر
پی وی رنگا ریڈی مددگار پروفیسر
آر این سحرلا پروفیسر سرجری
آر گورکشکر پروفیسر ڈیسن

انجینیرنگ کالج

آر کے نریمان پروفیسر تعمیرات
پی گھوش مددگار پروفیسر

سٹی انٹرمیڈیٹ کالج

وینکٹش نرسمہا لکچرار ریاضیات

سررشتہ طبابت

نارمن واکر ناظم طبابت
ارایں کرلا سول سرجن دواخانہ
وی آر گوکشکر "
ایس بی سواتی دواخانہ چادرگھاٹ
سیتا رام سوامی نائیڈو اسسٹنٹ سرجن دواخانہ
ویرا راؤ صفائی بلدہ
ایم دامودر رام نائیڈو "
ایس کے چٹکر دواخانہ عثمانیہ

دی آر بھڑرے دواخانہ عثمانیہ
سیتا رنجا راؤ "
ایم سیتا رامیہ "
شیوراؤ "
مسز پاربتی دواخانہ دودھ باولی عثمانیہ
مس سی مہا دیوی لیڈی اسسٹنٹ
مسز رتن
سی ایف چتائی سول سرجن
ایس راگھویندر راؤ اسسٹنٹ سرجن پبلک افسر
ایل ڈی کھتری چیف ملیریا افیسر

تعمیرات عامہ

ایم گوپالن سپیشل سپرنڈنٹ انجنیئر
این این ریڈی ایرٹس انجنیئر
جی ڈی ویدیا سب انجنیئر آب رسانی
کے شرما " "

نظامیہ رصد خانہ

راجہ وینو گوپال پلے مہتمم
ٹی پی بھاسکرن شاستری ناظم

ٹیلیفون

بالا پرشاد مہتمم

محکمہ علاج حیوانات

دیوراؤ واموور بھنگر پرنسل مددگار
بی کے یادمی نائب مہتمم

آرایش بلدہ

چندولال سی ونگورریا مددگار انجنیئر

صفائی بلدہ

بالکرشن راجواڑے میکانیکل انجنیئر

ملازمین اضلاع دکن

ضلع اورنگ آباد

جادوبنس چند مددگار ریکارڈ آفیسر
بنچپو ریڈی مددگار ناظم
بھاسکرانند پرشاد نائب مددگار
ٹی بالکشن مددگار کوتوالی
مسز کاما پرنسپل زنانہ ٹریننگ کالج
ایم کے پنڈت سول سرجن

ڈی ایم جوشی اسسٹنٹ سرجن
سی کمپا سوامی ״
ایف جتیانی مددگار ״
ڈی وی راؤ

ضلع بیڑ

برکت رائے اول تعلقہ دار
نہال چند راؤ صدر مدرس
پی کے جوگ اسسٹنٹ سرجن
سی ہنمنتھ راؤ مددگار انجنیر

ضلع پربھنی

گرپرشاد مہتمم خزانہ
آر گھروا کرنائب ناظم زراعت
پی ساموندرم سول سرجن
نارتندرانا پورکر اسسٹنٹ سرجن
ایم ایچ ونش پانڈے ״

ضلع ناندیڑ

پی راج دیو مہتمم فارم
داس دیو پرشاد منصف ناندیڑ
مہندر کشور منصف ناندیڑ
سوڈی کرم سنگھ مددگار
جی ایس آننگرانچارج سول سرجن
جے کورجی سب انجنیر

ضلع گلبرگہ

نراین راؤ مہتمم خزانہ
بی کے آر آننگر مددگار ناظم
وی رام چندرن مددگار فوقیہ عثمانیہ
وی کے راما چاری ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول
واسدیو شنکر سول سرجن
گوبند ترمبک راؤ اسسٹنٹ سرجن
یو ایس نرسنگھ راؤ ״
ٹی سی پانڈیا ایگزیکٹو انجنیر
رگھناتھ راؤ کروڑگیری
ایس کے مکرجی راچور
ایل ایس کرشنا مورتی
سی عہاد یو مددگار پیمایش
ایس کرٹر زراعت

راج موہن لال زراعت
ڈی بی کامت ہیڈ ماسٹر
ایس کے جاتر سول سرجن
ڈی شام راؤ اسسٹنٹ سرجن
ہری گوپال ״
مس بی ڈمی لیڈی ڈاکٹر
پی پاپیا مددگار انجنیر
پی آر ریڈی پروبیشنر انجنیری
شادی رام کپور سب انجنیر
ایس کے نکرجی نائب مہتمم پیمایش
سی سی دلال ایگزیکٹو انجنیر

ضلع عثمان آباد

مرلی دھر راؤ مہتمم خزانہ
پرکاشں راؤ ہیڈ ماسٹر
دیوی چرن چٹرجی لاتور
ڈی پی پارک انچارج سول سرجن
مادھو راؤ تحصیل دار احمد پور
ای آر شیو شنکر انچارج سول سرجن

سی رنگا چاری اسسٹنٹ سرجن

صوبہ ورنگل

رام لال تحصیلدار محبوب آباد
ناگلا پلی ״ پالونچہ
گوبند راؤ ״ ״
وامن راؤ ورکنگ پلان افسر
اے وینکٹ رامیہ ہیڈ ماسٹر نارمل اسکول
ناگچندر پانڈورنگ ناتھ اسسٹنٹ سرجن
کے نارائن سوامی آئر سب انجنیر ورنگل
ایم رامچندر مددگار مہتمم علاج حیوانات

ضلع کریم نگر

سری نواس راؤ منصف مہادیو پور
پی پی شدا شیوم مددگار کوتوالی کریم نگر
ایس کے جنگر اسسٹنٹ سرجن ״
لوکندر بہادر ایگزیکٹو انجنیر
ایم رامچندر سب انجنیر
عادل آباد
جگ جیون چند تحصیلدار چنور

گوبند راؤ تحصیلدار بوتھہ
کے تنرل راؤ مہتمم تعلیمات عادل آباد
نیدیاناتھ آئر مددگار پرنسپل ٹریننگ کالج
سی ہری نواس راؤ ایگزیکیٹو انجنیر آصف آباد
سیتارام راؤ " نرمل
شیوراج مددگار انجنیر "

نظام آباد

وامن راؤ ورکنگ پلان افسر
راجہ رام کھنڈا انچارج سول سرجن
این ایس گنیش اسسٹنٹ سرجن
رامچندر راؤ ایگزیکیٹو انجنیر

گلشن آباد

بھوانی پرشاد تحصیلدار سدی پیٹھ
ونکٹ لکشمن ڈپٹی ناظم میدک
سمبو پرشاد مہتمم تعلیمات
سی رادھا کشن اگزیکیٹو انجنیر
وی جے واسدیو سب انجنیر
ایس جی تاراپوروالا اگزیکیٹو انجنیر نظام ساگر

بالا پرشاد مددگار انجنیر

محبوب نگر

ایس بی ونکٹ رامیا پروبیشنر تحصیلدار
گوبند راؤ مددگار ریکارڈ آفیسر
نارائن رڈی مددگار کوتوالی
رامچندر پرادھن مہتمم نوآبادی
ایم متراپالا سول سرجن
بی رام کرشنا اسسٹنٹ سرجن محبوب نگر
ای رام داس "

ضلع نلگنڈہ

سریدھر راؤ تحصیلدار دیورکنڈہ
راج پرشاد "
سنجیون راؤ منصف دیال گوڑہ
گوپال ڈھل اسسٹنٹ سرجن
جی ایس ایاراؤ سب انجنیر
ای ونکٹ ریڈی اسسٹنٹ سرجن

محکمہ ریلوے کے اعلیٰ حکام

تاجدارِ دکن کا ارشادِ گرامی واقعات کی روشنی میں

ہم نے اعلیحضرت فرماں روائے سلطنت آصفیہ کا وہ فرمان جو جمہوری حکومت کے قیام کے سلسلہ میں اوپر ذکر کیا اُس کا یہ جملہ کہ

"مجھے رعایا کی خوشنودی و ترقی کا اس حد تک خیال ہے جتنا کسی باپ کو اپنی اولاد کے ساتھ ہو سکتا ہے"

واقعات کی روشنی اور مذکورۂ بالا اعداد و شمار کے بعد اپنی صداقت کی بہترین مثال ہے۔

اگر دشمنانِ سلطنتِ آصفیہ کو حق و صداقت سے دور کا بھی تعلق ہے تو اُنھیں غور کرنا چاہیے کہ وہ اپنے محسنِ اعظم کے خلاف جو محاذ جنگ قایم کیے ہوئے ہیں وہ سمجھدار افراد کے نزدیک کس درجہ بیخا اور دلائل کے ماتحت کس قدر کمزور ہے۔ جس سلطنت میں لاکھوں روپیہ مندروں دیولوں، ہندوؤں کی تعلیم پر خرچ ہو رہا۔ جو حکومت لاکھوں روپیہ کی جاگیریں معاشیں ہندوؤں کو دے رہی ہو اُس کے خلاف نہایت مکروہ طریقوں کا اختیار کرنا کہاں تک

جائز ہے۔

ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ سلطنت آصفیہ میں ہندوؤں کو جو حقوق دیئے گئے ہیں وہ آج کے دور انقلاب و جمہوریت میں برٹش انڈیا میں بھی میسر نہیں۔

کیا اس قسم کی مراعات کشمیر۔ جے پور۔ بھرت پور اور دوسری ریاستوں میں مسلمانوں کے ساتھ کی جا رہی ہیں۔ مہاسبھا کا فرض ہے کہ وہ ہندو ریاستوں کی اعداد و شمار پیش کرے۔

آئے دن جو مظالم ہندو ریاستوں میں مسلمانوں پر کیئے جاتے ہیں کبھی ہندو مہاسبھا۔ کانگریس نے کوئی عملی قدم اٹھایا۔ پھر حیدرآباد ہی کیوں منتخب کیا گیا۔

حیدرآباد پر یورش کی وجہ

در اصل سلطنت آصفیہ پر مہاسبھا۔ آریہ سماج۔ کانگریس۔ مذہب یا سیاست کے پردہ میں جس قدر یورشیں کر رہی ہے اس کا اصل سبب یہ ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ ہندوستان میں کوئی ایک ریاست بھی ایسی نہ رہے جہاں مسلمانوں کا کسی نوعیت سے اقتدار ہو۔

چونکہ سلطنت آصفیہ ہندوستان میں مسلمانوں کی سب سے بڑی اور آخری یادگار ہے جس سے نہ صرف ہندوستان کے مسلمان بلکہ عالم اسلامی تک مستفیض ہو رہا ہے

اور چونکہ حیدرآباد ہی نے ہندوستان کی مشترکہ زبان اُردو کی مستحکم خدمت کی
ان تمام ترقیوں کو ہندوؤں کے وہ ادارے جو ملک میں صرف رام راج چاہتے
ہیں منظم سازشوں کے ساتھ تحریکات شروع کی گئیں جن کی کڑیاں شولا پور ہی سے
نہیں بلکہ ناگپور۔ دہلی۔ وارودھا۔ الہ آباد اور دوسرے خصوصی مرکزوں سے ملی
ہوئی ہیں ممکن ہو کہ کچھ دنوں میں سوشلسٹ پارٹی کو بھی سامنے لایا جائے۔
سلطنت آصفیہ میں اگرچہ عرصہ سے یہ سازشیں جاری تھیں مگر

سلطنت آصفیہ کا رویہ

یہ رہا کہ اس نے ترحم خسروانہ سے کام لیا۔ آریوں۔ مہاسبھائیوں نے جس قسم کی اسلام مقدس
قرآن پاک تعلیمات محمدیہ۔ انبیاء و مرسلین کے خلاف تقریریں کیں اُن کو پڑھ کر ہر مسلمان کا خون
کھولنے لگتا ہے اس کے بعد ہی سارے ہندوستان میں یوم حیدرآباد منا کر جس قسم کی
مکروہ ذہنیت کا بدترین اشتعال انگیز نعرے لگا کر مظاہرہ کیا گیا ممکن نہ تھا کہ ہندوستان
کے وہ مسلمان جو سلطنت آصفیہ کے ساتھ ایک خاص عقیدت رکھتے ہیں بیدار نہ ہو جاتے
ہندوستان کے طول و عرض میں مسلمانوں کے بے پناہ جذبات کو ٹھیس لگی اور وہ حیدرآباد
کی حفاظت کے لئے کمربستہ ہو گئے۔

دکن کی عام ہندو رعایا

جہاں تک ہمارا علم ہے ہم اس کے مطابق لکھ سکتے ہیں کہ دکن کی عام ہندو رعایا
ہندو مہاسبھا اور آریوں کی تحریکات سے سخت نالاں ہے اور یہ تحریک صرف چند

بیرونی عناصر کی فتنہ انگیزیوں کا نتیجہ ہے۔

مہاسبھا اور آریہ سماج کو انتباہ

ہم ایک بار پھر مہاسبھا۔ آریہ سماج اور دوسرے ہندو اداروں کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ سلطنتِ آصفیہ کے خلاف اقدام روک دیں ورنہ انھیں یاد رکھنا چاہئیے

کہ

نوکروڑ مسلمانانِ ہند

سلطنتِ آصفیہ کیلئے

جسم کا آخری قطرۂ خون بہا دینگے

اگر آریہ سماج اور مہاسبھا میں ہمت ہے تو وہ حیدرآباد کے عدل و رواداری کے مقابلہ میں کشمیر۔ جے پور۔ بھرت پور اور دوسری ہندو ریاستوں کے اعداد و شمار پیش کرکے بتائے کہ مسلمانوں کو ان ریاستوں میں مذہبی۔ ملکی حقوق کہاں تک دیئے گئے ہیں۔

فقیر محمد عبدالحامد قادری محبی بدایونی

۱۱ر جنوری ۱۹۳۹ء

دارالتصنیف بدایوں کی

قابلِ دید کتابیں

نظامِ عمل:- مرتبہ حضرت مولانا عبدالحامد صاحب قادری بدایونی صفحات ۵۰۰ سے زائد کاغذ عُمدہ۔ قیمت دو روپیہ علاوہ محصول۔ اس کتاب میں مسلمانوں کی مذہبی و قومی زندگی کا بہترین پروگرام پیش کیا گیا ہے اور احکامِ اسلام کو فلسفیانہ طور پر پیش کیا گیا ہے' علامہ اقبال مرحوم، علامہ یوسف علی اور حضرات علما کی زبردست تقریظیں ہیں۔

مشیر الحجاج:- حضرت مولانا نے سفر حجاز مقدس کا بہترین اسلوب سے حال درج کیا ہے۔ حکومتِ حجاز کی حالت مسائل حج۔ شرح کرایہ وغیرہ کی تمام ضروریات جمع کی گئی ہیں۔ حجاج کے لیے یہ سفرنامہ بہترین مشیر کا کام دیگا۔ قیمت عہ؍ علاوہ محصول

دیوانِ معروف:- نواب الٰہی بخش خاں معروف کا وہ کلام اردو جو ڈیڑھ صدی قبل مرتب ہوا مولانائے بدایونی کی توجہ سے بدایوں میں طبع ہوا صفحات ۳۰۰ قیمت دو روپیہ علاوہ محصول۔

یادگارِ کربلا:- مولانا یعقوب حسین ضیاء بدایونی کی معرکۃ الآراء تصنیف (زیرِ طبع)

دیوان مناقبِ خواجہ:- مصنفہ حضرت اسیر بدایونی قیمت ہ؍ علاوہ محصول

ملنے کا پتہ ہے:- **محمد عابد القادری مہتمم دارالتصنیف**

مولوی محلہ بدایوں۔ یو۔ پی

مطبوعہ نظامی پریس بدایوں یو۔پی

محمد احمد الدین پرنٹر